جناب نوید مسعود ہاشمی *

جناب زرداری اور دارالعلوم حقانیہ

سابق صدر آصف علی زرداری کہ جو فوج کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کی دھمکی دیکر اڑن چھو ہو گئے تھے، نے طالبان سے قربت رکھنے والے مدرسے دارالعلوم حقانیہ کو 30 کروڑ روپے کی خطیر رقم دینے پر تشویش اور مایوسی کا اظہار کیا ہے، سابق صدر نے یہ الزام عائد کیا کہ یہ مدرسہ نہ صرف یہ کہ نجی جہاد کو فروغ دینے کیلئے مشہور ہے بلکہ دارالعلوم حقانیہ کے سربراہ طالبان کے ہمدرد کی حیثیت سے بھی شہرت رکھتے ہیں۔ امریکی پٹاری کے دانش فروشوں اور سیکولر لادین عناصر کا اس حوالے سے واویلا زیادہ قابل توجہ اس لئے نہیں تھا کیونکہ پاکستانی قوم ان کے مشکوک کردار و افعال سے بخوبی واقف ہے اور یہ بھی جانتی ہے کہ پاکستان میں موجود صیہونی طاقتوں کے ایجنٹوں سے دینی مدارس، مساجد بلکہ مذہب اسلام کے احکامات کے حوالے سے بھی کسی قسم کی خیر کی توقع رکھنا ''سانڈ'' سے دودھ نکالنے کے مترادف ہے، لیکن آصف علی زرداری چونکہ پاکستان کے سابق صدر رہ چکے ہیں اس لئے اس حوالے اس ان کی ''تشویش'' پر مجھے بھی سخت تشویش لاحق ہو چکی ہے۔ اب مجھے بھی احساس ہو رہا ہے کہ خیبر پختونخواہ میں، پرویز خٹک کی حکومت نے بقول زرداری طالبان کے ہمدرد مدرسے کو 30 کروڑ روپے فنڈ زجاری کر کے زیادتی کی ہے۔

خیبر پختونخواہ کی حکومت کو چاہیے تھا کہ وہ دارالعلوم حقانیہ کی بجائے پیپلز امن کمیٹی لیاری کے سرپرست اکابرین کو یہ فنڈ جاری کرتی۔ لیاری گینگ وار کے دہشت گرد تیار کرنے والی سیاسی ''ترسوں'' کے زعماء کو فنڈ ز جاری کرتی، دارالعلوم حقانیہ کا قصور تو بنتا ہے کیونکہ نہ ڈاکٹر عاصم کی طرح کا ''دیانتدار'' نہ شرجیل انعام میمن جیسا بھگوڑا، نہ حسین حقانی جیسا غدار، نہ ذوالفقار مرزا جیسا خونخوار، نہ عزیز بلوچ جیسا بدنام زمانہ قاتل اور نہ ماڈل ایان علی جیسی ڈالر گرل ان میں سے کسی ایک کو بھی تو اس مدرسے نے تیار نہیں کیا، پرویز خٹک کو چاہیے کہ وہ اس ''جرم'' کی وجہ سے دارالعلوم حقانیہ کے 30 کروڑ روپے کے

---

* معروف کالم نگار روزنامہ اوصاف

فنڈ روک کران یونیورسٹیوں کو جاری کر دیں کہ جن یونیورسٹیوں نے ''الذوالفقار'' کے دہشت گردوں کو تیار کیا تھا، جن یونیورسٹیوں نے ڈاکٹر عاصم، عزیز بلوچ اور حسین حقانی جیسے ''محب وطن'' تیار کئے ہیں۔ اگر پرویز خٹک یہ نہیں کرتے تو کم از کم انہیں یہ رقم جناب زرداری جیسے غریب الدیار شخص کو بھجوا دینی چاہیے۔ کیونکہ دینی مدارس سے زیادہ انہیں ''بلاول ہاؤسز'' کی فکر لاحق رہتی ہے۔

دینی مدارس کے لاکھوں طلباء کے اخراجات تو پاکستان کے نیک دل مخیّر حضرات کے تعاون سے پورے ہو ہی جائیں گے لیکن پچھلے تین چار سالوں سے جو بلاول ہاؤسز کی تعمیر کا سلسلہ رگ سا گیا ہے، 30 کروڑ کی آمد کے ساتھ ہی وہ رکا ہوا سلسلہ ایک دفعہ پھر بحال کرنے میں آسانی رہے گی۔

اور ہاں دارالعلوم حقانیہ کے سربراہ کا یہ واقعی قصور ہے کہ اس نے ان افغان طالبان سے ہمدردی رکھی کہ جن افغان طالبان نے اپنے وطن کے دفاع میں امریکہ سمیت نیٹو کے عالمی غنڈوں کو عبرتناک شکست سے دوچار کیا، اگر ملا محمد عمر بھی پرویز مشرف اور زرداری حکومت کی طرح امریکہ کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیتے تو پھر سب اچھا ہو جاتا لیکن چونکہ انہوں نے اسامہ بن لادن کو امریکہ کے ہاتھوں فروخت کر کے تاریخ میں ''انسان فروش'' مشہور ہونے کے بجائے، امریکہ سے ٹکرانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس لئے ان سے ہمدردی رکھنے کی وجہ سے مولانا سمیع الحق کا قصور بھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔

ویسے جناب زرداری نے امریکہ کو دارالعلوم حقانیہ کے حوالے سے معلومات تو خوب فراہم کر دی ہوں گی۔ اس لئے اگر امریکہ اب بھی، اکوڑہ خٹک میں قائم دارالعلوم حقانیہ پر ڈرون حملہ نہیں کرتا تو اس کی مرضی، ورنہ......

ہم نے تو دل جلا کے سرِ عام رکھ دیا!

دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم مولانا سمیع الحق بہت بزرگ ہو چکے ہیں ورنہ اگر وہ ''جوان'' ہوتے تو میں ان کی خدمت میں گزارش پیش کرتا کہ وہ افغان طالبان سے ہمدردی رکھنے کی بجائے امریکہ کی غلامی کا طوق اگر اپنے گلے میں ڈال لیتے تو پرویز، زرداری اور نواز شریف کی طرح، دبئی، امریکہ یا لندن میں اب تک دو چار فلیٹس کے مالک تو بن ہی چکے ہوتے، اور کچھ نہیں تو ''جمہوری قائدین'' کی طرح ان کے بھی غیر ملکی بنکوں میں کروڑوں نہیں تو لاکھوں ڈالرز ضرور پڑے ہوتے۔ ''شہنشاہ عالم پناہ'' امریکہ سے دشمنی مول لے کر انہیں کیا ملا؟ کہاں سوئس بنکوں میں پڑے ہوئے دو سو کروڑ ڈالرز اور کہاں پرویز خٹک حکومت سے ملنے والے صرف 30 کروڑ روپے کی گرانٹ، مولانا سمیع الحق سے میری

صرف دو چار ملاقاتیں ہی رہی ہیں اس لئے میں ان کے بارے میں زیادہ کچھ تو نہیں لکھوں گا، ہاں البتہ دارالعلوم حقانیہ کے روشن کردار کے حوالے سے میں بہت کچھ جانتا ہوں، اس دارالعلوم نے امریکہ یا برطانیہ کے غلام نہیں بلکہ اسلام کی محبت سے سرشار ''سرفروش'' پیدا کئے ہیں، اس مدرسے سے پڑھنے والے ہزاروں علماء اور صلحاء آج بھی پاکستان سمیت دنیا کے کونے کونے میں ''تعلیم'' کی شمعیں روشن کر کے طالبان نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں کو منور کررہے ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کی حب الوطنی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آج تک پاکستان کی کسی خفیہ ایجنسی یا سیکورٹی کے ادارے نے اس کے کردار پر انگلی نہیں اٹھائی، جناب زرداری خود پانچ سال تک پاکستان کے صدر رہے، پیپلز پارٹی پاکستان کے اقتدار کی مالک رہی، مگر دارالعلوم حقانیہ کے خلاف نہ انہوں نے آپریشن کیا، نہ وہاں کبھی چھاپہ مارا، اور نہ ہی اس مدرسے کے بارے میں متنازعہ شکوک وشبہات کا اظہار کیا، بلکہ زمینی حقیقت یہ ہے کہ آصف علی زرداری کی زوجہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے نہ صرف یہ کہ اس مدرسے کا دورہ کیا بلکہ وہاں ایک ہال کی تعمیر کیلئے مالی وسائل بھی مہیا کئے، ان ساری حقیقتوں کو جھٹلا کر اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ امریکہ کی رضامندی کیلئے مدارس دشمنی کو پروان چڑھا کر اس ملک اور قوم کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے تو یہ اسکی خام خیالی ہے۔ (بشکریہ روزنامہ اوصاف ۲۹ جون ۲۰۱۶ء)

موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی نئی پیشکش

ماہنامہ الحق کی خصوصی اشاعت بیاد

شیخ التفسیر والحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مدنیؒ

حیات وخدمات نمبر

تذکرہ سوانح، فضل وکمال، منکسرانہ عظمت شان، محدثانہ جلالت قدر، علمی، تدریسی، تصنیفی، اصلاحی، سیاسی، جہادی کارناموں پر مشتمل ادبی مآثر، دلچسپ حالات وواقعات، افادات و ملفوظات، درسی نکات اور جواہر پاروں کا حسین مرقع، ایمان افروز داستان حیات اور نامور اہل قلم کی خراج عقیدت پر مشتمل عظیم تاریخی دستاویز......

قیمت: ۶۰۰ روپے .... رعایتی قیمت: ۳۰۰ روپے

باہتمام ونگرانی	مدیر اعلیٰ	ترتیب وتدوین
مولانا سمیع الحق مدظلہ	مولانا راشد الحق سمیع	محمد اسرار ابن مدنی